The Miracles of Jesus Christ

Jesus Raises People from the Dead

By Taayyab Saleem

www.noor-ul-huda.com
May 24, 2009

علامہ طیب سلیم

ہم نے موت کا ذکر کیا کہ زندگی ہو یا موت آپ دونوں کے مالِک ہیں۔ لیکن یہ ہمارا دعویٰ ہے سوال یہ ہے کہ اِس کی دلِیل کیا ہے؟ جب تک دلِیل نہ ہو دعویٰ کافی نہیں ہُوا کرتا۔ کبھی بھی دعوہ کی بنیاد پر کوئی عدالت فیصلہ نہیں دیتی بلکہ وہ دلِیل مانگتی ہے اورثبُوت مانگتی ہے۔ ہمارے پاس کیا دلِیل ہے، ہمارے پاس کیا ثبُوت ہے جو ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ زندگی اورموت کے مالِک ہیں۔ ہمیں ایسے واقعایات مِلتے ہیں اور بہت سارے واقعایات مِلتے ہیں۔ ہم اُن میں سے صرف دو واقعایات کا تذکرہ کرتے ہیں ایک واقعہ ایسا ہے کہ ایک گاوں ہے جِس کا نام نائین ہے اُس گاوں میں ایک بیوا رہتی ہے جِسکا جوان بچّا فوت ہو گیا ہے۔ گاوں کے لوگ جنازہ اُٹھائے ہُوئے آرہے ہیں اورقبرِستان کی طرف رواں دواں ہیں۔ آپ اُدھر سے گُذرتے ہیں زندگی اورموت کا آمنا سامنا ہوتا ہے۔ آپ اُس مُردے کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنازہ روکو اورآپ اُس مُردے کو ہاتھ لگاتے ہیں شاید یہ پڑھتے ہُوئے آپ کو احساس نہیں ہوتا کہ عہدِ عتیق کے مطابِق، کلام اللہ کے مطابِق مُردے کو ہاتھ لگانے سے عام آدمی ناپاک ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ جواُن کا اِمامِ اعظم ہوتا تھا جِس کو وہ سردارکاہِن کہا

کرتے تھے اُسکے لئے بھی یہ تھا کہ وہ کِسی مُردے کو ہاتھ نہ لگائے۔ جو شخص مُردوں کو نہلاتا تھا وہ اُسکے بعد خُود جا کے نہاتا تھا اور شام تک ناپاک رہتا تھا۔ یہاں تک کہ اگر آپ قبرِستان سے گُذرتے تھے اور اگر آپ کا پیر کہیں ایسی جگہ پڑ گیا جہاں پر کِسی مُردے کی ہڈی پڑی ہُوئی تھی تو آپ ناپاک ہو جاتے تھے۔ اِس لئے آپ نے اُس وقت کے علماء کرام کے بارے میں کہا تُم چُونا گچ قبریں ہو جو باہر سے تو بڑی سفید ہیں لیکن اندر اُن کے ہڈیاں بھری پڑی ہیں جو ہاتھ لگائے ناپاک ہو کے رہے تو اُن کے ہاں مُردے کو ہاتھ لگانے سے آدمی ناپاک ہو جاتا تھا۔

آپ نے ناپاکی کا کوئی خیال نہیں کیا، اُس مُردے کو ہاتھ لگایا اور وہ بچّا اُٹھ کے بیٹھ گیا، وہ جوان، اِکلوتا بیٹا اُٹھ کے بیٹھ گیا۔ ماں کِتنی خُوش ہُوئی ہوگی کہ وہ بیوا ہے اُسکے سر کا سایہ اُٹھ گیا ایک ہی اُسکا سہارہ تھا اور وہ بھی موت کی نظر ہوگیا تھا اور آپ نے اُسکے حوالے کر دِیا۔ اِس کے پہلے کہ ہم اِس معجزے کے بارے میں یا ایسے اور معجزات کے بارے میں کُچھ اور عرض کریں ہم ایک بات کا تذکرہ کرتے چلے جائیں کہ دُنیا کے مذاہِب میں ہر جگہ آپ کو معجزات کا ذکر مِلتا ہے لیکن کلام اللہ کے معجزات میں اور دوسرے مذاہِب کے معجزات میں ایک بہت نمایاں فرق دِکھائی دیتا ہے۔ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص تھا اور اُس شخص کا کوئی نام و نِشان نہیں تھا، جگہ کا نام نہیں بتایا جاتا کہ اُس کا کونسی جگہ سے تعلُق تھا لیکن جب آپ کلام اللہ کو پڑھتے ہیں اور معجزاتِ مسیح کے بارے میں پڑھتے ہیں تو آپ کو لوگوں کے نام مِلتے ہیں جگہوں کے نام مِلتے ہیں تاکہ آپ تصدیق کر سکیں کہ کیا یہ واقعہ سچّا ہے یا جھُوٹا ہے۔ کہیں یہ گاڑھا تو نہیں گیا، زیبِ داستان کے لئے تو کِسی نہیں بنا دِیا۔ ظاہر ہے کہ نائین ایک چھوٹی سی جگہ تھی جہاں کی آبادی صرف تین سو افراد پر مُشتمِل تھی۔ وہاں پہ ایک بیوا جِس کا جوان بیٹا مر گیا ہو اُسکے بارے میں معلُوم کرنا قعطاً مُشکِل نہیں تھا۔ آج بھی گاوں میں لوگ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں اِسلئے لڑکے کا

نام نہیں لیا گیا لیکن بیوا کا بیٹا کہہ کے اور وہ کِس جگہ پر تھا یہ بتا دِیا گیا تاکہ لوگ اُس کی تائید یا تردید کرسکتے ہیں۔ یہ ایک واقعہ مِلتا ہے جِس میں ایک جوان آدمی کی وفات کا تذکرہ مِلتا ہے۔

اِس پر یہ کہا جاسکتا ہے اور کُچھ لوگوں نے یہ کہا ہے کہ عین مُمکِن ہے کہ یہ قومِ الم میں ہو، یہ بیہوشی کے عالم میں ہو۔ سائنس نے اُس وقت اِتنی ترقی کی نہیں تھی۔ ہو سکتا ہے وہ بیچارہ بیہوش ہے یا قومے میں ہے اور لوگوں نے یہ سمجھ لِیا کے مرگیا ہے کیونکہ نبضیں اُسکی کام نہیں کررہی ہیں۔ اُس کو دفن کرنے کے لئے لے کر گئے مسیح نے اُسکو ہِلایا وِلایا وہ ہوش میں آگیا یہ تو کوئی ایسی بات ہی نہیں ہے۔ چلئے صاحب ہم مان لیتے ہیں کہ یہ قومہ ہوگا لیکن اب ایک اور واقعہ دیکھیئے جِس میں قومہ اتنی دیر تک ہو اور آدمی ایسے حالات میں ہو تو اُسکے بچنے کے کوئی اِمکانات نہیں۔ لیکن پہلے تھوڑا سا یہودیوں کے طریقہ تدفین پہ توجہ کیجیئے کہ وہ مُردے کو دفن کیسے کِیا کرتے تھے؟ ایک تو وہ غار میں رکھّا کرتے تھے اُس پہ وہ مصالے لگایا کرتے تھے اور اُسکے بعد دروازہ بند کردِیا کرتے تھے اگر آپ اِس طرح سے کِسی آدمی کے ساتھ حشر کریں اور وہ گرمی ہو جو فلسطین کے علاقے میں پڑتی ہے تو سوچیں اگر گرمی کے موسم میں آپ اُسے غار میں رکھ کے دروازہ باہر سے بند کردیں تو وہ دوائیں جو اُسے لگائی گئی تھی اُن کے اندر سے ایسی گیسِس نکلتی ہیں جو اچھے خاصے آدمی کو بھی مارڈالتی ہیں۔ اگر وہ شخص پہلے قومے میں تھا بھی تو اب تو وہ پُورا اِنی للہ ہو چکا ہوگا۔ اب اُسے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اور یہودیوں کا ایک عقیدہ تھا کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو تین دِن تک مُمکِن ہے کہ اُسکی روح اُسکے اندر لوٹ آئے اور وہ زندہ ہوجائے لیکن تین دِن کے بعد روح واپس وہیں پہ چلی جاتی ہے جہاں سے آئی تھی پھر اُسکو واپس کوئی آنے نہیں دیتا۔

تو ایک گاوں تھا جِس کا نام بیت عنیاہ تھا وہ یروشلِم کے بہت ہی قریب واقعہ تھا کوہ زیتون کے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر۔ وہاں پر ایک شخص رہتا تھا جِس کا نام لازر تھا اُسکی دو بہنیں تھی ایک کا نام مارتھا تھا اور ایک کا نام مریم تھا۔ اب ظاہر ہے جب آپ گاوں کا نام

بھی بتا دیں، اُس شخص کا نام بھی بتا دیں اوراُس کی دو بہنوں کا نام بھی بتا دیں تو یہ تقریباً نا مُمکِن دِکھائی دیتا ہے کہ اُس چھوٹے سے گاوں میں ایک سے ذیادہ ایسے اشخاص ہوں جن کا نام لازرہو اوراُن سب کی بہنوں کے نام مارتھا اورمریم ہوں اِس لئے ظاہر ہے کہ اِکلوتا ہی یہ آدمی تھا اوراُسکی پُوری نِشاندہی تھی کہ اِسکے بارے میں اگرآپ کو معلُوم کرنے ہے تو کیجیئے۔ جنابِ مسیح کے اُس خاندان کے ساتھ اچھّے دوستانہ تعلُقات تھے راستے میں کِسی کام کے لئے رُک گئے اورجب وہاں پہنچے تواُسکی بہن نے روتے ہُوئے جنابِ مسیح سے یہ کہا کہ آپ نے آنے میں بہت دیرلگا دی میرا بھائی مرگیا اگرآپ پہلے آتے اُس پہ دستِ شفا رکھ دیتے تو شاید وہ صحتیاب ہو جاتا اب تو کوئی اُمید نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مُجھے اُسکی قبرپرلیکرچلو۔ اب ظاہر ہے کہ لفظ قبریہ ظاہرکررہا ہے کہ وہ مرا ہُوا ہے کیونکہ قبرمیں زِندہ لوگ نہیں ہُوا کرتے۔ اُس نے کہا حضورآپ کیا کہہ رہے ہیں آج چوتھا دِن ہے اوریہاں گرمی کے بارے میں آپ جانتے ہیں۔ مُردے میں سے تو بدبُو آرہی ہوگی۔ آپ کیوں اُس بیچارے کی ـــــ۔ کرنا چاہ رہے ہیں؟ آپ نے کہا کہ نہیں، چلو۔ لوگوں نے کہا کہ شاید اُسکی قبرپہ آپ فاتِحہ فرما رہے ہونگے۔

قبرپر جانے کے بعد آپ نے کہا سامنے پرسے یہ پتّھر ہٹا دو، لوگ ہکا بکا کہ بھائی فاتحّہ تو باہر سے بھی پڑھی جا سکتی ہے ضروری ہے کہ اندر بدبُو میں جا کے فاتحّہ پڑھی جائے۔۔۔۔ آپ نے آوازدی کہ لازرباہرنکل آو۔ اب آپ کے سامنے دو رستے کھُولے ہیں کہ اگرکوئی شخص مُردوں سے باتیں کرئے اوریہ کہے کہ لازرباہرنِکل آوتویا تو وہ دِیوانہ ہے جو مُردوں سے باتیں کرتا ہے یا پھر وہ خالِق ہے جِس کی آوازسُن کے مُردے اپنی قبروں سے باہرنِکل آتے ہیں۔ جِسکی آوازایسی ہو کہ جیسے سُرپھونک دِیا ہو کہ جِسے سُن کرمُردے قبروں سے باہرنِکل آئیں تواُسے آپ کیا کہیں گے؟ کیا آپ اُسے صرف اِنسان کہیں گے؟ آپ نے پُکارا اورلازروہ کفن لپیٹے ہُوئے باہرآگیا۔ آپ نے کہا اِسکا کفن کھول دو۔ عجیب بات یہ ہے کہ جو لازرقبرسے باہرآسکتا ہے وہ اپنا کفن کھول نہیں سکتا کیونکہ آپ نے صرف

اُسے باہر آنے کو کہا تھا کفن کھولنے کو نہیں کہا تھا۔ جِتنا کہا تھا اُس نے اُتنا حُکم مانا اور لازرجب باہر آگیا، اُس کا کفن کھول دِیا گیا، وہ اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ کافی عرصے تک رہتا رہا۔

یہودیوں نے یہ سوچا کہ یہ راستے کا پتھّر ہے جب تک یہ زندہ ہے اُس وقت تک ہماری کوئی نہیں سُنے گا سب مسیح کی سُنیں گے اِس لئے اِس شخص کو مارڈالو۔ یہ وہ دور تھا اورآج کا دوربھی وہی ہے کہ لوگ جب یہ سوچتے ہیں کہ اب ہمارے پاس اِس سوال کا جواب نہیں رہا تو سوال کرنے والے کو راستے سے ہٹا دِیا کرتے ہیں۔ اُس ذمانے میں بھی اُنہوں نے یہی کُچھ سوچا کہ اگراِسے ہٹا دِیا جائے تو نہ بانس رہے گا اورنہ بانسُری بجے گی۔ یہ شخص تین دِن بعد مُردوں میں سے جِی اُٹھا، یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسیح نے اُس شخص کو چوتھے دِن زندہ کردِیا؛ تین دِن گُذرگئے، تین راتیں گُذرگئیں اوراُسے زِندہ کیا اگریہی واقع آپ کے ساتھ خُود پیش آجائے کہ آپ کی وفات ہوجائے اورآپ قبرمیں تین دِن اورتین رات رہ جائیں تو کیا دوسروں کو زِندہ کرنے والا خُود بھی زِندہ ہوکے باہر آئے گا یا نہیں آئے گا؟ کیونکہ اورکوئی شخص اِس دُنیا میں نہیں جو باہر سے آکے آواز دے کے آپ قبر سے باہر تشریف لے آئیے۔ کیا یہ شخص اپنے آپ کو بھی زِندہ کرسکتا ہے؟ کیونکہ ہم یہ پڑھتے ہیں کہ آپ نے مُردوں کو زِندہ کِیا تو یہ بہت بڑا معجزہ ہے، یہ اِتنا بڑا کمال ہے جو ہمیں کہیں دِکھائی نہیں دیتا ہمیں یہ معلُوم ہوتا ہے حضرت اِلیاس کے زمانے میں اُنہوں نے ایک بچّے کو زِندہ کیا تھا لیکن اُس کے بعد تقریباً یہ کہانی سی ختم ہوئی، لیکن وہ بھی تازہ تازہ مرا ہُوا بچّہ تھا لیکن جہاں تین دِن گُذر جائیں اوراُسکے بعد لوگوں کا یہ خیال ہو کہ اب یہ زِندہ نہیں ہوسکتا۔ اگراِسی شخص پہ یہ واقع پیش آجائے تو کیا یہ خُود زِندہ ہوپائے گا یا زِندہ نہیں ہوپائے گا؟ اگریہ تین دِن کے بعد خُود زِندہ نہیں ہوتا تو اِس نے جوکُچھ کِیا یہ کِسی اورکی دی ہُوی طاقت سے کِیا تھا اوراگریہ تین دِن کے بعد خُود زِندہ ہو جاتا ہے تو پھر شک و شبہ کی

کوئی گُنجائش نہیں رہتی کہ وہ اپنے بل بُتے پر یہ سب کرتا تھا۔ اب آپ یہ بتائیے جو یہ سب کُچھ کر سکتا ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟